

۱۹۳۱ء
LUCKNOW
OUDH PUNCH

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ بے جا جگہ نہیں ہوتے۔ بے ہودہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ہمارا فلاں دو مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک علمی و ادبی قابل [illegible] اور سنجیدہ رسالہ ہے۔ دوسرے اخبارات کی نقلیں کرتے ہیں اور [illegible] اور اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قائم اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شبہ نہ کیجئے۔ [illegible] ہیں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت رہے کی۔ سیاست جو درد سے [illegible] صحیح نتائج و واقعات اور بنیادی مسلمات۔ اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے انشاء اللہ سال بھر کے مجموعہ میں آپ کو سیکڑوں بیش بہا جواہر ریزے ملیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) گرامی شاگردان مدارس کے سات تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائیگی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جاسکے گی۔ یہ منظوری شرط ہے۔

(۳) فلاں باپ مفت اگر [illegible] پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ جو سالانہ خریداروں سے قیمت بھیجیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ وہ [illegible] کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب و ادب اور ہمتی کا [illegible] خلاف حمیت ہے۔

(۴) ہم کو ہم کیونکر نہیں سکتے کہ ایک صاحب [illegible] یہاں سے ہم جو پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ [illegible] لیکن یہ شکایت ہے کہ [illegible] اشاعت کے طلب ہیں۔ پانچ جلد کتاب نامہ [illegible] کا نام ضرور لکھے ہیں [illegible] خریداروں کے [illegible] نیازمند [illegible] کی عادت ہے اس عادت کا علاج یہ ہے کہ [illegible] اشاعت سے غرض ہے کہ آپ حضرات [illegible] فرمائیں [illegible] یہ ہے لہذا [illegible] قبول نہیں ہوگا۔

(۵) [illegible]

(۶) مضامین [illegible]

نوٹ: [illegible] حضرات خریدار ہیں [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مضامین

۱۴ دسمبر ۱۹۳۱ء

تضمین دل بے نظیر

ہوئے کہ عہد کے رونق ہی جب ... — بھوں نے بلبل کے گلشن میں کی تھی تدبیر
شریف طائفہ والے جوان بچا کیر — کھنچ آئے کشش حسن تھی جو منظر
کمند عدو میں اک صید کو کہ اسیر — جب سلاسل کی گردن میں ڈال دی زنجیر
سمجھا کو جو بولو کر پہنچے کشمیر — وہ سبز باغ دکھانے لگے صغیر و کبیر
جہاں پہ گھاس کے اوپر ہے ایک جم غفیر — چلو تو لطف ہے منظر ہے بے عدیل و نظیر
گھڑی پہ چلتے ہیں کہ رنگ جنہاں تنویر — چمک کے برق کی صورت دکھائی تنویر
سنا کے یوسف ہے کاروان نئی تقریر — ٹھہر ٹھہر کے پھر اٹھنے لگی حلق پہ شمشیر
تمہیں دیئے آئی ہوں پیغام ایک نکتہ سفیر — جہاں جہاں ہوئے شہر ... صاحب توقیر
نثار کے ہوکے میں گھر بار جو ہوئی ہو فقیر — وہ پوری قوم ہوئی اسکی نہ ... تقصیر
یہاں پہ جمع ہیں جتنے غریب اور امیر — وہ آپ نسبت کریں میرے قول کی توقیر
سنو شعور حسن غریب ہے عالمگیر — خدا کی شان جو تانیث بن گئی تذکیر
دلیل حسن کی تمنا میں آئی ہے تشہیر — کروڑ بجا ہے اس کار خیر میں تاخیر
یہ سب سے عرض ہوا ہے بیگانوں ... — لٹائیے یوں دل ناز کو سب وفا تخمیر
امیں کہ جیوٹ ہے مل ہے گردش تقدیر — عمل وہ جو کرلی تو تھی امید کثیر
دکھادی وصل ... نے تاخیر — لگا کے اپنے بھی ... چمن تیر
مقام فکر ہے ... جو د... گیر — شکست فتح نصیبوں سے ہے وہ ... تیر

"مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا"

اسیر زلف سیاہ

(دنبالہ ما قبل)

کرلی نے اسکے بعد کہا کہ اب تمہیں اپنے اطوار شعار نے چاہئیں۔ میں جانتا تھا کہ کارنیوال کمپنی اسکے لیے موزوں مقام نہیں ہے۔ اسلیے کہ جہاں کرلی اپنا زندگی کا کام کیا ہی نہیں جاتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ترنگ نے یہ عادت سیکھ لی ہے کہ ہر شخص کو چمکانے والی سیکھ لی اسکے ال ... تھی ہم۔ ان باتوں سے تو کسی لڑکی کی صورت نہیں ... کرلی ... ٹرنگی شیرت کو ... گرچہ وہ پیشہ ... مشہور تو ہے۔ مگر اسکی ان کے پاس ہو کے بھی کوئی لڑکی

خطرات سے محفوظ نہ رہ سکے تو لی و نیمر کا جو ... اس کی تعریف میں گا رہا ہے وہ سب بالکل غلط ہے تمہیں چاہیے کہ تم اپنے بڑے بھائی کے پیچھے کی کوشش کرو۔ اور ان لوگوں کے ساتھ جا کے سال دو سال میں صداقت اور اپنا زندگی ... البتہ اگر تمہیں اسکے بعد بھی یہ محسوس ہو کہ ان لوگوں سے کسی طرح نہیں بچ سکتی تو پھر انہیں چرکا دے کے بھاگ آنا۔

ڈروتھی نے کرلی کی بڑی خوشامد کی کہ وہ اسے کارنیوال کمپنی میں پہنچا دے بلکہ یہ وعدہ بھی کر لیا کہ وہ اپنے اطوار و عادات کی اور سال بھر کے تغیر میں ایک بھلا انسان لڑکے کو دیا کرے گی۔ مگر اسپر کچھ اثر نہ ہوا۔

معلوم یہ ہوا کہ کرلی نے خود بھی کارنیوال کمپنی کو خدا حافظ کہنے کی ٹھان لی تھی وہ یہ محسوس کرنے لگا تھا کہ سانپ کھانے سے انسان کسی مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ وہ کہتا تھا کہ اگر میں نے وہ پہلے ہی سوچ لیا ہوتا تو شاید میں نے دنیا میں کچھ کر لیا ہوتا۔ اور سچ اس قابل ہوتا کہ کسی لڑکی کے لیے اپنے کو پیش کر سکوں۔ خیر اب میں بچا چیتا ہوں۔ میں نے تین ہزار سانپ کھنے والے تھیلوں کے لیے بیچے ہیں جہاں وہ آگے میں چلتا پھرتا دکھائی دوں گا۔ اور اسکی کوشش کروں گا کہ میں بھی آدمی بن جاؤں۔"

جب ڈروتھی کو معلوم ہوا کہ کرلی بھی جا رہا ہے تو وہ کچھ گھبرائی کہ اب کارنیوال میں اسکا کیا حال ہے۔ اسلیے کہ لی و نیمر کے جوڑے کے ساتھ اسی وقت تک بسر ہو سکتی تھی جب تک کہ کرلی دل بہلانے کے لیے موجود تھا۔ یوں تو ان کے ساتھ رہنا ناقابل برداشت تھا یہ سارے واقعات ایک ہی طرح کے فیصلے کے لیے مجبور کر رہے تھے اسلیے ڈروتھی نے بالآخر کرلی سے وعدہ کر لیا کہ ڈچی شیرت کی ماں آ جائیں اور انہیں دیکھ لیا جائے تو کوئی بات طے کی جائے۔ اگر وہ اسطرح کی صورت نکلیں کہ انکے ساتھ زندگی بسر ہو سکے گی تو پھر کچھ دنوں کے لیے ہی سہی۔

لیکن عجیب بات تھی کہ اس دوران میں ڈچی شیرت کو سوائے اسکے اور کوئی فکر نہ تھی کہ وہ ڈروتھی کو کسی نہ کسی نصیحت کے ذریعے سے جا کے خاص طرح کی نصیحتیں کیا کرے۔ ڈروتھی کہتی ہے کہ میں نے اپنی عمر میں کسی مرد کی صحیح گفتگو کرتے ہوئے ہنسا کبھی نہ سنا۔ زبان سے تو شاعری وہ ... کلمات آ نکلا کرتے رہتے تھے اور وہ ہاتھ دست دراز لہو لعب میں مصروف رہتے تھے۔ میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ میں اسکی ان حرکتوں کا ذکر کرلی سے کروں یا نہ کروں۔ مگر میں لوگوں کے لیے باعث پریشانی بننے سے اسقدر متنفر تھی کہ میں نے یہی طے کیا کہ جس طرح بنے مجھے خود ہی جھیلنا چاہیے۔ میں کسی کو کیوں پریشان کروں؟

خدا خدا کر کے وہ دن بھی آیا جس روز کہ ڈچی شیرت کی ماں آنے والی تھیں ڈروتھی۔ کرلی۔ لی و نیمر کا جوڑا غرض پورا قافلہ ڈچی شیرت کے ہمراہ بڑی بی کو لینے اسٹیشن گیا۔ جب وہ گاڑی سے اتریں تو انکی صورت شکل سے جو کچھ ظاہر تھی وہ ایک بہت بے تکلف سیدھی سادی سی عورت تھیں۔ ڈچی شیرت انکو دیکھتے ہی دوڑ پڑا اور لپٹا کے بار بار پیار لینے لگا۔ ڈروتھی کہتی ہیں کہ وہ انکو

اس بار وہاں سے لوٹا تو ٹھیک ایک سال بعد اس کی آمد ہوئی۔ جب وہ اسٹیشن پر پہنچا تو بڑی بھیڑ تھی اور لوگ گھبرا گھبرا کے انجن کی طرف دیکھنے لگے تھے کہ کہیں اس گاڑی پر وہ سوار نہیں ہو گیا کہ مسلسل ہنگامہ ہے

ہر طرح بیس کارنیوال کمپنی کا ڈپٹی شیرف گئی وہاں سے بہت زیادہ خوش ہوا۔ اس لیے کہ کارنیوال کمپنی کی پیشہ بہت ہو گئی کہ [illegible] کی ماؤں کو دیکھ کے بہت غمگین ہو جاتے ہیں۔ ال ل ڈیٹو کی تو یہ حالت تھی کہ وہ ایک دکان سے دوسری دکان محض یہ کہنے کے لیے دوڑتا پھرتا تھا کہ ڈپٹی شیرف کی ماں بڑی بیمار ہے۔ اسی روز سہ پہر کو ڈپٹی شیرف نے ٹیڈ کو بھی گرفتار کر لیا اور دوسرے روز سان ڈیگو روانہ ہونے کے لیے تیاری کر دی۔ چونکہ ڈروتھی بھی سال کمپنی میں وہ بھی تھی اس لیے پوری کارنیوال کمپنی افسردہ ہو رہی تھی۔ [illegible] ایک دعوت وہ رات بھی کی جس میں کہ بیگم لی ڈیٹو کی بنائی ہوئی کیک کھائی گئی اور [illegible] کی جگہ [illegible] انگلیس کمپنی کی طرف سے ڈروتھی کی ایک [illegible] بائیبل بھی دی گئی تاکہ ڈپٹی شیرف کی ماں بھی دیکھ لیں کہ کارنیوال کمپنی کے لوگ کس قماش کے ہیں۔

ہر ایک شخص نے ڈروتھی کو پیار کیا [illegible] اور انسان کی خوبیاں جو بتائیں سب نے انہیں بہت ہی [illegible] مگر ڈروتھی بڑی بڑی دیکھتی رہیں کہ ڈپٹی شیرف اس دوران میں [illegible] گفتگو کر رہا [illegible] کہ ایک لفظ بھی بولنے کا موقع نہ مل سکا۔ مگر چونکہ ہر شخص بہت خوش تھا اس لیے ڈروتھی نے مناسب نہ سمجھا کہ وہ اس طرح لوگوں کی توجہ مبذول کر کے خواہ مخواہ سب کو افسردہ کر دے۔ اسی لیے وہ ساکت ہی رہی اور گاڑی کا وقت آ گیا۔ اس وقت سے پہلے اگر اسے کرلی سے خاص طور پر رخصت ہونا چاہیے۔ کرلی نے اس سے کہا کہ ایسٹ خیمہ کے پیچھے سے نکل چلو تاکہ آخری رخصت [illegible] سے گفتگو کر لیں۔

وہ نہیں مل سکا چھولداری سے گھوڑے کے پاس [illegible] سے [illegible] کی ایک ڈگری [illegible]

ہوئے بہت دور سے پہچان گئی۔ ڈروتھی نے کرلی کا شکریہ ادا کیا اور اس سے کہا کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ تم میری ماں [illegible] خالی شیریں قبول کرو اور سیج کے کرایہ لیے۔ ایک نوٹ [illegible] کرسی خریدنا کہ تم [illegible] کے سامان۔ کتنا [illegible] سکو گے

کرلی نے [illegible] ہو کہ یوں چاہا کہ آپ تمہاری کی جھڑکیوں سے جیسے [illegible] ہوں تو اٹھا میں خود دنیا میں کیا کر سکوں گا [illegible] میں نے طے کر لیا ہے کہ میں سڑکوں پر [illegible] کوڑے پھینکا کروں [illegible] رکھنے والے [illegible] سیکھ کر ترقی کر سکتا ہوں!

دفعتاً کسی نے [illegible] ڈروتھی [illegible] کے زور سے پکار کے کہا کہ اب دیر ہو رہی ہے۔ دونوں دوڑتے ہوئے اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچے تو اسباب کی زیادتی اور ہر شخص سے رخصت ہونے کی گھبراہٹ میں کرلی سے باتیں کرنے کا بہت کم موقع مل سکا۔ جس کو بس اتنا یاد ہے کہ کرلی نے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] سنہ [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

گاؤں کے تخت پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے ڈروتھی۔ شاید سب [illegible] یاد رکھنا کریں تم پہچان [illegible] کہ وہ گاڑی سے [illegible] چلا [illegible] گاڑی [illegible] روانہ ہو چکی تھی۔ کرلی کے آخری نعرے نے اس کے [illegible] ڈروتھی کے دماغ میں عجیب کیفیت پیدا کر دی۔ وہ ڈپٹی شیرف کی ماں کے پاس پہنچی ہوئی اس مسئلہ پر غور کر رہی تھی دفعتاً اس کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ کرلی [illegible] بہت کرتا ہے۔ مگر محض اس خیال سے کہ ایک ایسا شخص جیسے وہ ہمیشہ [illegible] اچھا آدمی سمجھتی رہی تھیں ایسی گندی بیماری میں مبتلا ہو گیا جس میں [illegible] جو وہ گرفتار تھا پہلی [illegible] معلوم ہونے لگی ہے۔

(باقی آئندہ)

ملتق آرا بیگم بنام لارڈ ولنگڈن

نمبر ۲

([illegible] دسمبر [illegible])

رولٹ ایکٹ کے زمانے سے آج تک جتنے قانون بنائے گئے ان میں سے اکثر تھوڑے ہی دنوں بعد [illegible] مجلس [illegible] کر قائم نہ رہ سکے خصوصاً وہ جن کا نام [illegible] رکھا گیا ہے موجود ہیں وہ ان کو قائم کرنے میں مجبور نہیں۔ وہ تو صرف [illegible] کی حکومت کا سہارا بنے ہوئے ہیں۔

کاکوری کا ایک واقعہ اگلے زمانے سے مشہور ہے کہ ایک نئی بیاہی دولہن رخصتی کے وقت گھر کے بیچ سے [illegible] تھی اتنے میں ساس نے اس کے دونوں ہاتھوں میں رسم کے لڈو دے دیے [illegible] کے گھر میں آ گیا۔ اماں ساس نے بہو کو رخصت کرانے کی جلدی کی [illegible] دولہن کو جلدی بیاہنے میں [illegible]

[illegible]

بڑی [illegible] کی سازش [illegible] قانون [illegible]
[illegible] آپ [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible]
کوئی آسمان [illegible]

جب بھیا نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
سب [illegible]
تجھے بیٹا [illegible]
[illegible] بیٹا کو آ [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کو [illegible]
بچاری دلہن نے [illegible]
حنائی ہاتھ خون سے رنگین
ہوا چاہتے ہیں جلدی سے
پھینک دے یہ ہاتھ [illegible]
[illegible] سے علیحدہ ہو گئی [illegible]
مشکل آسان [illegible]
لاٹ صاحب [illegible]
نزدیک [illegible] اور [illegible]
[illegible] صاحبوں کے
جاری کیے ہوئے قانون اکثر
ایسے ہی ہیں جن سے [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible]
[illegible] ہو [illegible]
چھٹ جانے کا۔ کانگریس
[illegible] کی طرح [illegible]
ہاتھ سے [illegible] بچانے کے
[illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]

[illegible] بیٹے پاس [illegible]
[illegible]
کی [illegible] ہو سکے [illegible]
جس نے [illegible] کی [illegible]
[illegible]

تاہم عجب ہے کہ پہلے [illegible] ہے [illegible] رنگت
[illegible] کے جھولی [illegible] کا [illegible]
مگر [illegible] کانفرنس نے [illegible] کی ہے کہ پہلے
سے جھولی [illegible] کی رنگت درست کرنی طرح کر دی ۔

ہاتھ ہوئے تو خالی ہاتھ جاتے ہیں ۔ پھر [illegible]
[illegible] ہو نگے ۔ عیسائیوں کا قانون [illegible]
[illegible] کہ باپ کا قصاص بیٹے سے نہیں [illegible]
مگر [illegible] کا حکم ہے کہ [illegible] برس سے کم عمر [illegible]
[illegible] اور بیٹیاں [illegible]
[illegible] سے لے [illegible]
[illegible] گرفتار [illegible]
اور جیل [illegible] کرے تو [illegible]
بھی جیل جائے ۔ [illegible]
بیٹے کے گناہ میں شریک [illegible]
لاٹ صاحب تم [illegible]
[illegible] قانون [illegible] چل سکتا
ہے [illegible] کیا [illegible]
جیسے کوئی شخص [illegible]
سے رہائی [illegible] ہو؟ ۔ کیا
یہی [illegible] غدر کی سی کیفیت
ملک بھر میں پیدا نہ کر دے گا ۔
[illegible]
[illegible]
نفس سے [illegible]
سے دریا [illegible]
تم کہتے ہو ہندوستان [illegible]
[illegible]
میں [illegible]
[illegible] ہے ؟

[illegible] کا کام
[illegible] کے [illegible]
آئین کا ہے ۔ جب تمہاری قوم
کی طرف سے اعلان ہوتا ہے
کہ ہم ہندوستان کو [illegible] بنا
[illegible] ہیں ۔ [illegible] جائے کہ خدایا [illegible]
سکتا [illegible] صاحب نازل ہونے والے ہیں [illegible]
جس قسم کا تجربہ [illegible] کا [illegible]
کا نام سنتے ہی کانپ گئے ۔ [illegible] نہیں کرتا ہے
[illegible] ایک [illegible] قانون کی



"جوؤں بھری گندڑی"

"لاحول ولا قوۃ جوؤں کے مارے ناک میں دم آ گیا"

جب میاں گاندھی کا [illegible] سوال اب تک
بغیر جواب کے ہے کہ حضرت [illegible] یہ تو بتایئے
کہ [illegible] گیا [illegible] پھرتے ہیں
کہ [illegible] یہ تو بتایئے کہ [illegible] گیا ۔۔۔
[illegible]

طلب ہیں جیسا کہ رولٹ ایکٹ، پریس آرڈیننس کا
ضرور اور ہو گا، یعنی جیسا کہ شل رکھا دیتا ہے
لاٹ صاحب بالشلار کا پیدا کیا ہوا ہوں نئے
اور جیسا کہ قانون بھیجنے کے بعد بھی آ بالجبر [illegible]
پاس کر کے نافذ کیا اور دور سراسر کچھ ہیبت گل ہو گورنمنٹ کی
صورت میں نمودار ہونے کو ہے گاندھی اور نہرو کا قول
ہے کہ جا ہے کچھ آ جائے یا آ جائے مگر مصیبتیں ضرور
نازل ہوں گی ارون صاحب لے کچھ کہ آئے آئے
ہزاروں کو جیل لے گئے بھیجا۔ اب نئے آئے تو آبادی
کی جلا کا نے تشریف لائے تو وہ کچھ کہ استقبال ایسے
آئین سے کر رہے ہیں جیسے اور مارشل لاء میں کچھ
فرق نہیں۔ اگلے زمانے میں دریائے نیل کی طغیانی کے
لیے مصر کے رہنے والے ایک کنواری کیا بھینٹ چڑھاتے
تھے۔ دریا اتنا چڑھتا تھا کہ تمام زمین ڈھک جاتی تھی
اس دکھ کے دریا میں ہزاروں آدمی بھینٹ چڑھتے
ہیں مگر کبھی سیلاب نہیں آتا بلکہ [illegible] بلا بڑھتی جاتی
ہے۔ ہاں دکھ کی آمد بے شک [illegible]
کا تیسا ضرور بڑھ جاتا ہے دو گنا بیگار اور بے گناہ
دونوں کی جان پستول اور بم سے لینے پر آمادہ ہو جاتے
ہیں۔ مختصر یہ کہ ملک کی شدید بے چینی کا اجارہ
کا مادہ جتنا سخت آئین میں ہے اتنا اور کسی شے میں
نہیں۔ تم ملک کی شکایت کرتے ہو کہ ملک تمہاری [illegible]
کرتا ہے۔ تہذیب تمہیں تم سے جدا کر رہی ہے۔
تدبیر المنزل جدا، اور سیاست مدن جدا۔ ایک ذرا
غور تو کرو۔ کیا بقول تمہارے سخت اور مہلک بیماری
کا علاج بھی بہت سخت اور تیز ہوتا ہے؟ سختی سے
کچھ فائدہ اس [illegible] گیارہ برس کی مدت میں دکھایا [illegible]
کر دیا؟

ہر ایک بچہ مدرسے میں بیٹھنے والا بھی [illegible] اس
بات سے واقف ہے کہ سختی نے [illegible] کو زیادہ سخت بنا دیا۔
بے گناہ حاکموں پر بم اب آئے دن چلتے ہیں مگر
افسوس ہے کہ ہندوستان کے سخت گیر حاکم اس
نتیجے سے بے خبر ہیں۔ اصلاح حال کا اسباب
آپریشن ہی کہلاتا ہے جس میں مریض اور مرض
دونوں کا استیصال ہو جائے۔ بیمار بھی غائب اور
بیماری بھی۔

تم کہتے ہو کہ انتہائی سخت گیری کے بغیر امن
قائم نہیں ہو سکتا؟

میں کہتی ہوں کہ سب سے زیادہ غلط بیماری یہی ہے
جو بیمار کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ صورت حال
ظاہر کر رہی ہے کہ ہندوستان جاں بلب مریض ہے
اگر سخت علاج نے کہیں یہ ثابت کر دیا کہ مریض نے
ہچکی لی اور مرض کے ساتھ روح بھی نکل گئی تو کیا پھر
کہیں لاٹ صاحب کو انعام مل جائے گا؟ یا مریض کے
وارث خوش ہو جائیں گے؟ اس بارے میں تمہاری کیا رائے
ہو گی؟

تم کہتے ہو شاید بعض لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ نئے
آرڈیننس نافذ کرنے اور ٹیکس بڑھانے سے وائسرائے
کو لذت ملتی ہو گی۔ تو یہ بجز بیت ہے، واللہ بہت دل
گرفتہ ہے؟

میں کہتی ہوں کہ لذت ایک ہوتی ہے فعلی اور ایک
ہوتی ہے انفعالی۔ خواہش کی امید بر آنے کا نام
لذت ہے۔ خواہش خود ایک الم ہے وہ جب تک پوری
نہیں ہوتی کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی ہے۔ اگر تم
یا تمہاری حکومت کسی خواہش میں مبتلا نہیں ہو
تو پھر کوئی جھگڑا فعلی اور انفعالی لذت کا باقی نہیں
البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سخت گیری کا آغاز
کیوں نظر آیا؟ لیکن اگر غور سے [illegible]
انداز خواہش کا اصل ہے۔ اردو لغتوں میں سے کوئی
لذت ضرور منصور بالذات [illegible] خواہ وصل ہو
جبر کرنے ہی سے حاصل ہو۔

ہندوستان کی حکومت آج ایک [illegible] حکومت
ہے جسے نہ جمہوری کہہ سکتے ہیں نہ شخصی۔ [illegible] مگر جب
لوئی [illegible] شخصی حکومت تھی وہ بھی اتنی ظالم نہ تھی کہ
ایک سال [illegible] اصول خود نے [illegible] اور جہاں
شخصی حکومت تھی اس کا بھی یہ حال تھا کہ جب کوئی
اتفاقی مصیبت نازل ہوتی ادھر اس نے خزانے کا
منہ کھولا اور انعام و اکرام خیرات کا سلسلہ شروع کر دیا
جبکہ [illegible] پر ٹیکس لگانے کا [illegible] صرف
[illegible] سمجھ سکتے ہیں۔ اگلے زمانے کی [illegible]
میری سمجھ میں [illegible] ہرگز نہیں ہو سکتا۔
ممکن ہے کہ [illegible] کی
خزانہ ملتا ہے مگر جب کہ جان کی [illegible] ہو جائے تو پھر
تو صرف ٹیکس لگانے میں خزانہ [illegible]
ہے کہ تمہاری زبان پر بھی آ گیا [illegible]
یہ مجھے یقین ہے کہ [illegible]
بجٹ پیش کرنے لگیں گے تو صرف وہ یہی ایک [illegible]
سنائیں گے اس سے کہیں [illegible] ہوتی نہیں کہ
امسال [illegible] ہے؟

اے ہاں سچ ہے۔ خزانے کا خالی ہونا تک کہہ دیا
ہوتا ٹیکس کی بھرمار سے غریبوں کی تنخواہیں ہی کیا
ڈاک کے محصول کی زیادتی خوشخبری اور [illegible]
اب دیکھیے [illegible]
نکلنے میں آتا ہے۔ جس سے ملک [illegible]
انفعال کے حلقوں [illegible] بھرنے لگے گا؟

مہربان لاٹ صاحب! اگر یہاں جمہوری یا نیم
جمہوری سلطنت ہوتی تو ضرور جمہوری حیثیت سے ملکی
[illegible] کر دیتی۔ جیسا کہ انگلستان کی
[illegible] کی صورت [illegible] اور اب
[illegible] ہندوستان کس امید پر
[illegible] ٹیکس برداشت کرے؟ کیا [illegible]
کا محصول [illegible] ڈاک کا محصول [illegible]
نہیں ہے زیادتی کے بعد کوئی [illegible] تک ہوئی؟

بہرحال ایک خوشخبری تو سر جارج [illegible] سنائی یا
سنائیں گے کہ [illegible] پہلے
سے بچی ہوئی ہے۔

یہاں ایک ملکہ جہاں بیگم تھیں ان کے بڑے پوتے
بڑے نواب کر کے مشہور تھے۔ تم جانو یہاں کے خاندان
[illegible] سب سے زیادہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوئیں [illegible] جب [illegible] گئے [illegible]
کہ کسی طرح [illegible] زندہ [illegible]
[illegible] ہزار [illegible] گھوڑوں [illegible]
عنایت [illegible]



۱۹۳۱ء کا وداعی اور آخری ناچ
"راؤنڈ ٹیبل تھیٹر کا ڈراپ سین"

انگلینڈ
وہ پریت کے ڈھب کا کاہی جانت ناہیں۔ الیور ننگ کرت موری مانت ناہیں۔ مانت ناہیں ....

انڈیا
چھوڑے بین بیانت ناہیں۔ مانت ناہیں۔ مانت ناہیں۔



ڈاک کا محصول

بڑھ گیا ہے ترسیل زر کے لیے منی آرڈر کا ذریعہ بہترین اور
آسان ہے جن حضرات کی میعاد خریداری ماہ حال میں
ختم ہو گئی ہے ان کی خدمت میں بعد اطلاع و انتظار منی آرڈر بدرجہ مجبوری وی۔ پی
روانہ کر دی گئے ہیں وصول فرما لینا چاہئیں ورنہ ادارہ ہذا کا نقصان بھی آپ ہی کا نقصان ہے

نیاز مند
منیجر

روپیہ جب رات دن کھیں تھیلیاں نواب صاحب کے سامنے
رکھ دیں تب نے تجوری وہ مبارکبادی کا غل مچ گیا جلد
اشرفیاں صرف کیا۔ نعمت محل کی بی بی کی بڑی بڑا
آنکھوں میں رونق آ گئی اور اس دن حسنک کرو گی ہوگا
وہ تہنیت کا حق ادا کرتا ہوا سلامت منہ سے حضرت ظلی
تک پہنچا بعد خبر پہنچی۔ ایک بیگم صاحب آئیں اور
فرمایا کہ نواب ہے میں اس انتظار میں چالیس دن سے
جاگی ہوں۔ وہ میں دوسری نادل ہوگئی اور
فوائل چوری ہے سعادہ تم بڑی آئیں۔ وہ تو سے
پچھواڑی میں لے تو پورے ایک حضرت کی التجبین لی
ہیں تمہارے واسطے ہے تو میں بھی دوں ہے کہ کوئی
تیسری لے آئے ہیں روپیہ کیا ہو سکتا ہے گھری جوش
میں آ کر کیا بیوی حرمت ان دعوں سے کم ہے۔ خیراب
جو میری برضدی کی ہے وہ تو حسرت ہی ہے بیگم کی
نجات ہو لی تو قدم بارگاہ کی پاس آئی۔ علی قدر
انھوں نے بھی ڈھیروں پر قبضہ کیا۔ نواب نے آخری تو تو
اپنی تھیلی میں دیا لیا یہ سب سپہ دیکھ لے اب یہ میرا
حق ہے۔ اس میں سے ایک پیسہ کسی کو نہ دوں گا۔ بیشہ
میں کسی کو خیال نہیں آخر میں نے بھی کوشش رہا دی ہے؟
سب کے لیے کہا رکھ لے اور قرض رہا ہو ہے تو خدا اوند
ہم بھی دعا کریں تھیلی کھولی گئی اور سے آگے گنی گنی
گئی نیز کی صورت کے دو بے پرواہی کے ساتھ علیحدہ
کیے گئے اور دس روپیہ کارندوں کو اس شرط پر دیے گئے
کہ غلاں باغ بیچنے کی بھی دعا ہی لگائے مانگیں تو تم
بیٹھا کیا جائے گا۔

ابھی کہا سلام کر کے سامنے سے ہٹے نہ تھے کہ حضور
آواز لگائی کہ آمین۔ آمین۔ ایکی گھر بھی نواب بہادر
کا نیلام ہو جائے۔ ہم سے تو کہا ہی اچھے رہے۔
انھیں میں سے تو میں پانچ ہی سی ساٹھ میں پاک کا
سو ہے آ ہیں یہ پھر ان کے کہنے لگا۔ کہتے ہیں کہ صورت
یہ حضور کے سامنے ہیں جمع ہو گئے حضور
اگر فرمائے تو سمجھے کہ خدا کے فضل سے سو روپیہ
فرمائے ہیں ہیں اگر ہو باغ ہو صورت وہ دیا ہی رہا
والا صاحب اسی لے تھا رہے آخری کے بعد
خود سے پڑھے لکھے ہوئے کرتے ہو کہ جیسا نہیں

کینیڈا میں تھا و لیا ہی عنقریب ہندوستان کے لیے
بھی کے تیار ہو جائے گا پھر دنیا کو وقت فریقین پہنچ
ہیں ایسی تو قائل نہیں کہ بالکل کینیڈا کی طرح کا آئین یہاں
رواج پائے گا مگر اس بارے میں ہماری ہم زبان ہمارا
کہ بہت جلد ہے صبر سے نوجوان بم بازوں اور انقلاب
کے بھوکوں کو ضرور بے گناہ کشی اور اضطراب سے دیتے آ
کرنا چاہیے۔ کیا ستم کر بیٹھے جب تم نے وعدے نہیں
کئے۔ ابھی تو نہیں مگر سال دو سال میں ہمارا ان
دو الزادہ وجوہ کی طرح کی دوسری گول میز کانفرنس منعقد
ہندوستان کے حق میں مفید فیصلہ کرے گی۔ ہمیں کہ
کئی دیوانے جوش میں آ جائیں تو بیکار جائیں جانیں نہ دوں
ان کے چلنے میں بھی نا مرے کی صورت نکل سکتی ہے
بلکہ ہندوستان میں جو بڑے حاکم انگریز آتے ہیں
وہ احتیاط اور عقل والے ہوں۔ (باقی آئندہ)

راقم

تمہاری خیر خواہ منشی آرا بیگم

جلسا ئے بے تدبیر

شیخ سعدی نے گلستاں میں ایک حکایت لکھی ہے
کہ ایک شاہزادہ نے باپ کے مرحوم ہو جانے کے بعد
زمام مہار حکومت خود سنبھالی تو رعایا کی بہبودی اور
خوشحالی پر زر و جواہر پانی کی طرح بے دریغ بہانا
شروع کیا اور ایسی طرح داد سخاوت دینے لگا کہ
جانے سلف سے بادشاہوں اور امیروں کے گویا ایک
غزل ہی حضوری اور خوشامدی تو غرض جلسا ئے تدبیر
کا اکٹھا رہتا ہے ایسے موقعوں پر اسکی خیر خواہی
کی رگ جلدی پھڑک جاتی ہے وہ ذاتی طبع سے ہر وقت
جتا فرمایا اللہ رضا جو سنا ثابت ہوتا ہے اس کی مجلس
رفاہ عام کی تجویزوں اور کاموں کے وقت اٹھا ہی
دیتے اور جب زبان کھول آتا ہے اپنے مفاد کے وقت
کہتا ہے اے حضور اللہ سلامت رکھے جب ظل اللہ
کی ذرہ نوازی ہے وہ غلام کو ایک بار دو بیگھ
حضور کے خان بہادر زیری بھی شریف بنا یا ایسے
بہادر کے خطاب سے سرفراز کر کے وزارت عظمیٰ کے عہدہ

پر پہنچایا اور پھر ظل اللہ کی شریف شناسی اور قدردانی ہے
ورنہ خیر کہ یہ درم خرید وہ کا تو جیسا کہ پیش ہے
ایک ہرگز کچھ وقت بیٹھا یہ خطاب ہوتا ہے کس کی
جنبش سا بٹ رزہ برابر کر لی ہے غلام زادہ کی
والدہ صاحبہ حضرت کو پیروں پر بٹھایا کہ جیب مشکات
جب آپ کو بھا کے بیٹے بہت ہونے سے بچا ہے
اب ظل اللہ کی نفع رسانی کے کاموں کی تجویز یا
تکمیل کے وقت جاں نثار ہوتا ہے وہ بھی سنیے۔
اے حضور قربان جاؤں جلد کچھ کرسی ایسے
پر آشوب زمانہ میں خواہ مخواہ اس انگریزوں کے
ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ اول تو ظل اللہ ملاحظہ
فرمائیں کہ مسئلہ تعلیم عام ہر پہلو سے مضر ہے ابھی تو
یہ پڑھے لکھے خال خال نظر آتے ہیں۔ پھر بھی ان میں
کتنے شریر سر ہیں اور ملک میں کتنے ہر وقت ہنگامہ
ہیں کہ ناک میں دم ہے ان پڑھے لکھوں کے کردار کو
ایک طرف دیکھیے اور جہلا کے حسن کارکردگی کا موازنہ
کیجیے ابھی یہ کمبخت جو ہیں ہی نہیں جانتے کہ بیل کی
دم کدھر ہوتی ہے تو ظل اللہ کے احکام میں دم
کیونکر ہلا سکتے ہیں انکے سامنے جب حکومت کا ایک
ڈپٹی کلکٹر کہتا ہے کہ دیکھو وہ پیشاور میں جو شی کا
بھوت گیا امراء امانت و کھار ہا ہے لاؤ نکالو چندہ یہ
بیچارے آنکھ اس قول کو گیتا کے اشلوک یا قرآن
کی آیت سے کسی طرح کم نہیں سمجھتے حکومت کی
بہادری میں شک بھی نہیں کرتے اور چندہ کا ڈھیر
بھی لگا دیتے ہیں۔ تو اب حضور لغور ملاحظہ فرمائیں
مسئلہ تعلیم عام کے پر خطر ہونے کا یہ ادنیٰ پہلو ہے۔

چنانچہ ایسے ہی جلسا ئے بے تدبیر کی جانسنگی
شاہزادہ کو بھی سابقہ تھا ایک دن انہی میں سے ایک نے
شاہزادہ کے حضور زبان خیر سگال سے باپ نصیحت
کھولا کہ حضور والا آپ کے باپ دادا بڑی دوراندیشی
لے بڑی جانکاہی سے اس زر و جواہر کی دولت بیکراں
سے خواہ مخواہ پیچ گیا ہو اور مصلحتاً مضر کہتا ہے
اور ساہوکار سہارے پوری دست کرم کر نہ کیجیے ورنہ
سمجھ لیجیے کہ کٹھن گھاٹ میں بھی ایسا نہ ہو کہ جنگ چھڑ جائے
اور اس وقت دارا بار کی مارسی کرنے پر بھی جھک کا پڑے

قطعہ

اگر گنے کسی ہرہ مسیار کا نشیب رسمبر کہ خداوں راہی نجے
چاندستانی ادہر کب جب جہیم کہ گوی آیہ قرار پر روز بجے
شاہزادہ نے ہر چہ جواب سے سنی تو جلیس چتر پر جاہب یکم
ہوا اور کہا کہ :-

"خدا از پئے تن ای ملاک ایسی حلات گیو بدیہ دوست تا
بجو رم وجنبشم شبا سیاں کہ گم مدام"

یاد کئی زمانہ کی باتیں ہیں جب جمہوریت نے ماں کے پیٹ سے پاؤں بھی نہ نکالے تھے طلق العنانی کا دور دورہ تھا جب فی زمانہ معدنا ایک کے نام سے پکارتے ہیں شاہزادہ تھا طلق العنان لیکن مقامعا رکے مقابلہ میں طبا سے بے تدبیر کا مطوبہ بسیر کرنے کا اور ایک بیدہ پا مرتکب تھا سامنے آجکل کے زمانہ دور خشاں کو بیجیے اور وہ بھی ہماری حکومت ہند کو جب آپکے طبسا ہے بے تدبیر نے کچھ ایسا اپنے اغراض کے جال میں پھانسا ہے کہ منحرف نہیں ہو سکتی جو تدبیر کی جاتی وہ آہستی اور سلیسی کو پاجان بوجھ کرایسی لیے عمل پیا پی گئی ہے کہ معاملہ امن اور سکون مرتب غائب ہو گیا ایک اقتصادی مشکلات کا مسئلہ تھا آج کچھ پیسے بیٹھ جگہیں ہیں سے حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ بھی وہ ...... ہمدرد شہوں کے بھینس کے آگے رکھ کر اگر صرف محکمہ ڈاک کو دیکھیے تو جیسا ختم کرنا پڑے گا کہ حکومت کے طبسا ہے بے تدبیر نے اس محکمہ کو جب

چاندستانی ادہر کب جہ سب سیم
کہ گر بدکتہ تھا ہر روز سمجھے

کا سبق ایسا پڑھایا ہے کہ کسی طرح بولتا ہی نہیں ہر محصول بڑھتا چلا جاتا ہے ہر کس و ناکس سے ایک جگہ چوری سر کر ہر پیدھ خرچ نہ کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ ہوسکے !! آگی صبا ملتیہ ہو الشکریہ آتے آتے تکلی کہ کسی طرح پوری نہیں پڑتی ایک پیسے کا کارڈ تین پیسے کا ہو گیا کیسے ہاں دو پیسہ کا لفافہ پانچ پیسہ کا ہو گیا داری - بلا بغیر رجسٹری جاتے تھے رجسٹری ریکارڈ کر کو گم کئے جاتے ہیں ہاں !- ہاں صاحب ہاں رجسٹری کا محصول ایک آنہ سے ایک کردیا نے اور دو آنے سے تین آنہ کی منزل طے کر گیا !! ہاں ہاں !! ہو گیا اچھا!

معلوم ہوتے والے طعید کی بکا کنا سے ایک چپ کے ٹکٹ پر تین خفیف کی وجہ لگی تھی اب دو پیسہ کی لگی
اہداہی کی مرتبہ نمایاں طلبا سے بے تدبیر نے دو عمیر ایجاد کی ہے کہ نہیں ایک ایک کا ٹکٹ چھپے (وہ لال) پر چپ بیچ کر ہو ایسے کہ اگر کا رڈ پر دو پیسے کا ٹکٹ لگا کر چلا کیا جائے گا تو جسا صیب ... گر کٹ سے ایک بیچ پایا جائے گا اور سینڈ سیڈ کر کے ... کے کام کے قابل نہ پایا جائیگا کیا خوب! کیا ... دو پیسے کا لا کر حب سے ... نہ حاصل کیے ایک بے ڈھنگا قاعدہ بنا کے بغیر ا ... طلال ہو گئے۔

سنتے ہیں کہ نہیں طبسا ہے بے تدبیر میں سے ایک صاحب بڑی دور کی کوڑی لانے والے ہیں اس سوچ بچار میں بیٹھے ہوئے کہ جمہوری حکومت کا خاندانی جرم ہے کیسے سزا ... ہونا چاہیے اخباری کاغذ کس کچھ بچے ہیں جو نہیں لا کا ایک پیسے میں آٹھ تولہ ایک سے سے ہندوستان کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک اخبار نہ مضامین پھیلانے کا موقع ہے ... لیا ...

سمن نبیض انفصال مقدمہ

آرڈر [illegible] قاعدہ ۲ [illegible]
مقدمہ نمبر ۱۶
بعدالت عالی مقام [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] .... مدعی
بنام
مساۃ [illegible] .... مدعا علیہ
مساۃ [illegible] ساکن [illegible]
نام [illegible]

[illegible]

جملہ ہو کہ اگر [illegible] تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔
آج تاریخ [illegible] مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

سایہ عاطفت ان کا بھی ... عمل ہو کہ جائے گر جھگڑے کی جو ضرورتیں اخباری کا غذ ... کی ہوگی ایسا ہی نگوڑے

پاسبان کے ذریعہ سے معلوم ایک چیز آ رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت جب نہیں کچھ وہ ہے کے معاملہ میں گول میز کانفرنس کی جب کیمیشن مقرر ہی ہے اور نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا تو ہم سے پہنچے کے وقت گول میز کا نفرنس کیوں نہیں منعقد کرتی اس میں جھگڑانے کی کوئی بات نہیں بھائی جب خاص آرڈیننس کے ذریعہ سے کچھ جائز ہے ویسے ہی ہندوستانیوں کا حق ہے کہ پیسے کیوں ڈیسی آرڈیننس بازی سے کام نہیں لیا جاتا ؟ طبسا ہے بے تدبیر کی تدبیر ! اچھا صاحب مبارک !!

راقم

کچھ خیال بادری

التماس

سال ختم ہو گیا کثرت اطلاعی خطوط روزانہ روانہ ہو چکے ہیں جن حضرات کے سنی آرڈر نہیں آئے انکے نام وی پی بھیجی ہے [illegible] گیا ہو۔ آپ کی عنایتوں کی سخت ضرورت ہے۔

منیجر اودھ پنچ

نظارہ کا مشاعرہ نمبر

ہندوستان کی مشہور و معروف [illegible] نظارہ کا مشاعرہ نمبر ... آپ ... کی [illegible] نظمیں ... غزلیں ... ۲۰ دسمبر کو شائع ہوگا جو خریداران نظارہ کی خدمت میں ارسال کیا جائیگا [illegible] سال ... [illegible] ... آج ضروری ہے مشتہرین کو جلد توجہ کرنی چاہیے [illegible]

منیجر نظارہ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سیح ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال سنگیت کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ڈھنگ گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ بھی آپ کو کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز انہیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔ ملنے کا پتہ منیجر ادبی پنچ لکھنؤ